وہ ٹوٹے، یہ گرے، وہ پھیلے، یہ چت، اُن کو غش آیا
نہ ایماں میں رہی طاقت، نہ دل میں ضبط کا یارا

ہمیں تسلیم ہے بلکہ "تسلیم جاں" ہے کہ یہ خواتینِ خانہ کا نہیں ، خواتینِ خانہ خراب کا دور ہے۔ یہ سبھا کی پریوں کا دور ہے۔ قطار اندر قطار۔ اودے اودے نیلے نیلے پیلے پیلے پیرہن ! بیجنگ کانفرنس کی وکالت کرتے ہوئے ایک پاکستانی خاتون لیڈر نے بھی یہی کہا ہے کہ " جہاں ۴۳ ہزار خواتین ہوں گی وہاں ہر ایک کا لباس مختلف ہو گا۔ یہ اگر "فیشن شو" ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟" کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہی "تریاہٹ" ہے۔ یہی "تریامت" ہے۔ یہی "تریاچلتر" ہے۔ بلکہ اب تو "تریا راج" ہے۔ اور ہمیں اس میں اور سامراج، رام راج اور ٹام راج میں کچھ فرق دکھائی نہیں دے رہا۔ سب کا "منشور" ایک ہے۔ وہی کہ

الحذر، آئینِ پیغمبر سے سو بار الحذر!
حافظِ ناموسِ زن ، مرد آزما، مرد آفریں؟

جی ہاں ! آئینِ پیغمبر کی رو سے.... عورت خاوند کے گھر کی ملکہ ہے اور اپنے بچوں کی مربیہ! اس سے اسی کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی (الحدیث)..... اسی طرح، آئینِ پیغمبر کی رو سے ...... مسجد دنیا کی سب سے اچھی جگہ اور بازار دنیا کی سب سے بری جگہ ہے (الحدیث)۔ لیکن......... آج کی .. تیر "زن"، تلوار "زن" اور خنجر "زن" ہے کہ وہ عورت کو بازاروں میں گھسیٹنا چاہتی ہے۔ وہی عورتیں.... جو ملک کے بٹوارے کے وقت سکھوں نے گھسیٹیں، اور بٹوارے کے بعد "اپوا" اور "پقوا" نے ! اور اب اس تریا راج کی "اقتدارنی" نے......

قرباں تیرے راج پاٹ کے، راج ہے بے نظیر!

آخر، وہ کونسے حقوق ہیں جو خساستوں کے ذریعے ملتے ہیں؟ وہ کونسے حقوق ہیں جن کے لئے اس کفر اور ذلت کو گوارا کیا جاتا ہے؟ وہ کونسے حقوق ہیں جن کے حصول کے لئے عورت گھر کی ملکہ نہیں بننا نہیں چاہتی بازار کساد کی جنسِ گراں بننا چاہتی ہے؟ وہ کونسی ترقی ہے جو اس مقدس شے کو چند بدمعاشوں بوالہوسوں کے ہاتھ نیلام کر کے حاصل ہوتی ہے؟

ایک معدوم برابری، ایک نامعلوم آزادی، ایک گم گشتہ برتری کے حصول کے لئے...... اور کائنات کے رنگ میں بھنگ ڈالنے کے لئے وجود زن کو سر راہ پھینک دینا یقیناً بہت بڑی جہالت ہے، ظلم ہے، قہر ہے۔ غلامی کا نیا انداز ہے، سراسر استحصال ہے۔ جو آزادی یورپ کی عورت کو آج تک نہیں ملی، چینی عورتوں کو ماؤزے تنگ نہ دلا سکا، یقیناً وہ بے نظیر بھی نہیں دلا سکتی۔ لیکن کون سمجھائے کہ......... "کے دا منہ لال ویکھ کے اپنا منہ چپیڑاں مار مار کے لال نئیں کر لئی دا"...... ورنہ.........

عام ہو جائیں گے جلوے آنکھ پتھرانے کے بعد

یہ تو مرتد ہیں.......!

کل میں ایک محلے میں گیا وہاں میری رشتہ داری ہے۔ ان عزیزوں سے ملے عرصہ گزر گیا تھا۔ اس عرصہ دراز کو کوتاہ کرنے کے لئے جب ان کے ہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ کچھ خواتین کسی نے بھیجی ہیں۔ بھئی یہ بیبیاں کیوں آتی ہیں؟ جواب ملا کہ تبلیغ کی غرض سے

کہاں سے آتی ہیں؟

وہ بی بیاں خود ہی بول پڑیں کہ ہم ربوہ سے آتی ہیں۔

مبلغات، آپ کیا تبلیغ کرتی ہیں؟

جی ہم پہلے توان غریب خواتین کو سلائی، کڑھائی سکھاتی ہیں، پھر ان کی گھریلو حالت درست کرنے کے لئے ان کی مدد کرتی ہیں اور اگر کہیں زچگی کا معاملہ ہو تو اسمیں ان عورتوں کو ہدایات دیتی ہیں اور اس سلسلہ میں ایکسپرٹ عورتیں ہمارے ہمراہ ہوتی ہیں۔ جو ان کی خدمت کرتی ہیں ایسی عورتوں کو سہولتیں بہم پہنچاتی ہیں۔

آپ خود کیا کرتی ہیں؟

بس جی ہم ہمہ وقت یہی کام کرتی ہیں۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے

آپ ہر جگہ اکیلی چلی جاتی ہیں جبکہ ملکی حالات تو احتیاط کا تقاضا کرتے ہیں۔ آپ کو بہت محتاط ہو کے چلنا چاہیئے۔

جی نہیں ہم اکیلی نہیں جاتیں، ہمارے ساتھ ہمارے مرد بھی ہوتے ہیں جو خاصے تربیت یافتہ ہیں جو علاقے میں آتے رہتے ہیں اور ماحول پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں۔ مشکل وقت میں وہ ہماری بھرپور مدد کرتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں کا واقعہ ہے چوک رنگ محل سے جانب مغرب ہم تبلیغ کے لئے گئیں، وہاں چھوٹے سے کمرے میں چار آدمی نظر آئے مرد بیمار تھا، بچے ان پڑھ تھے، عورت قد وقامت اور جسامت شہامت سے تندرست و توانا نظر آتی تھی ہم وہاں گئیں، ان کی پرابلمز پوچھیں، وقتی طور پر ان کی خدمت کی، ان کو اعمال کی تلقین کر کے ہم آگئیں۔ مرکز میں رپورٹ کی، ہفتہ بعد ہمیں پھر وہاں جانے کا حکم ہوا۔ ہم پھر گئیں، حال احوال پوچھا، بیمار مرد کو دوا دی، وہ پہلے سے بہتر تھا مگر پیلا چہرہ، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، میلے چیکٹ کپڑے، شیو بڑھی ہوئی، دانت پیلے، اوپر سے سگریٹ نوشی نے اسکا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔ ہم نے اسے نہانے دھونے کے لیے کہا۔ صابن وغیرہ لیکے دیا برش اور ٹوتھ پیسٹ بھی لیکے دی تاکہ وہ دانت صاف کر لے اور اگلے ہفتے آنے کا کہہ کے

ہم واپس آگئیں۔ اگلے ہفتے ہم پھر گئیں وہ لوگ ہمارے انتظار میں تھے انہوں نے بڑے سلیقہ سے ہمیں بیٹھنے کو کہا تنگ سی جگہ میں ہمارے لئے کپڑا بچھا کر جگہ بنائی ہم سب بیٹھ گئیں اور ان کے مرد کا حال پوچھا۔ اس عورت نے کہا

"مزدوری کرن گیا ہویا اے ہنیں آجاندا اے"

ابھی ہم حال احوال پوچھ ہی رہی تھیں کہ وہ آگیا اب تو وہ بھلا چنگا لگ رہا تھا۔ دن بھر کی تھکن کے باوجود اسکے چہرے پر ایک روشنی سی تھی۔ ہم نے حیران ہو کر پوچھا

آپ میں یہ تبدیلی اچانک کیسے واقع ہو گئی؟

کہنے لگا میں "پنج ویلے مسجد وچ نماز ادا کرناں ایہہ اوہدی برکت اے"

آپ بہت اچھا کرتے ہیں آپ تو مذہبی آدمی معلوم ہوتے ہیں!

جی ہاں اللہ دے فضل تے رحمت نال مذہب تے ساڈھی جند جان اے"

اچھا ہم آپ کو ایک دعوت دیتی ہیں امید ہے آپ قبول فرمائیں گے۔

جی بی بی جی کیوں نئیں تسی تے میری مہربان ہو

اگلے بدھ کو آپ ہمارے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہوں۔

جی ضرور بی بی جی اسی آواں گے۔

اگلے بدھ کے روز کا وعدہ لیکر اور اپنا پتا بتا کے وہ چلی گئیں اور بدھ کا انتظار کرنے لگیں وہ بے چارے غریب لوگ چوک رنگ محل سے پیدل چلے اور کشمیری بازار سے ہوتے ہوئے دلی دروازے آنکلے یہاں سے گڑھی شاہو تک تانگے میں گئے وہاں ایک کوٹھی میں دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا کھانا کھانے میں ابھی چند گھڑیاں باقی تھیں کہ انہیں مبلغات میں سے ایک نے خطبہ پڑھا۔ قرآن کریم کی تلاوت کی اور کہا کہ

ہم بھی مسلمان ہیں۔ ہم لوگوں پر یہ الزام ہے کہ ہم ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہمارا ختم نبوت پر اسی طرح ایمان جس طرح سب مسلمانوں کا ہے۔

وہ چوک رنگ محل کا غریب و نادار آدمی تقریر سن کے بیوی بچوں سے کھسر پھسر کرنے لگا۔ اتنے میں کھانا آگیا۔ کھانا چنا گیا تو یہ سب اچانک باہر نکل گئے اور ادھر ادھر ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جیسے تیسے ہانپتے کانپتے گھر پہنچے۔ اس مرد نے گھر پہنچتے ہی کہا

یا اللہ تیرا شکر اے تیرا لکھ لکھ واری شکر اے توں سانوں ایمان دے ڈاکواں کولوں بچا لیا۔ جے توں مت نہ دیویں تے بڑے بڑے فاروق لغاری جئے اجڑ جاندے نئیں!

ہمیں بہت فکر ہوئی کہ ہماری محنت و خدمت برباد ہوئی پتہ تو کریں کیا بات ہے دوسرے روز تحفے تحائف لیکے ہم پھر اسکی کٹیا میں گئیں وہاں پہنچی تو انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی آنکھیں بدل لیں اور کہنے لگے کہ یہاں سے چلی جاؤ ورنہ سارا محلہ اکٹھا کر لوں گا۔ اسکا شور سن کر محلے دار اکٹھا ہونا شروع ہو گئے ایک بھیڑ سی لگ گئی